قادیانیت

اور

عقل

قادیانی جماعت کی کہانی جب سے عقل رُوٹھ گئی
مرزا قادیانی کے بنجر، سنگلاخ اور بانجھ دماغ کا تذکرہ
فہم و دانش کا احتجاج، بصیرت کا ماتم، ذہانت کا نوحہ، فراست کا گریہ

مرزا قادیانی اور عقل کی شروع سے آپس میں لڑائی رہی ہے لیکن جب مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ تو قادیانیوں اور عقل میں زبردست جنگ چھڑ گئی۔ لڑائی تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ آخر دونوں فریق فیصلے کے لئے ایک دانا کے پاس پہنچے۔ دانا نے ہر دو فریقین کے دلائل بڑے غور و توجہ سے سنے اور فیصلہ صادر فرمایا کہ آج کے بعد عقل قادیانیوں کے پاس نہیں جائے گی اور قادیانی عقل کے پاس نہیں جائیں گے۔ فریقین نے فیصلے کو بخوشی تسلیم کیا اور تاحیات اس فیصلے پر کاربند رہنے کا اعلان کرتے ہوئے اشٹام پیپر پر فیصلے کی تحریر کے نیچے اپنے اپنے دستخط کئے۔ اس کے بعد عقل قادیانی دماغوں سے پرواز کر گئی اور قادیانی دماغ سمجھ بوجھ سے بانجھ ہو گئے۔ ہماری ثقہ معلومات کے مطابق ابھی تک دونوں فریقین اپنے اپنے عہد پر قائم ہیں۔ ہم یہ بات قادیانی نبوت کا تمسخر اڑاتے ہوئے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ بات اپنے دامن میں ہزاروں دلائل رکھتی ہے۔ اگر ہم ہر قادیانی کے عقل سے خالی دماغ کو پیش کریں تو کئی ضخیم کتابیں رقم ہو جائیں۔ جس کے ہم متحمل نہیں۔ لہٰذا اختصار کے قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہاں بطور نمونہ قادیانی نبی مرزا قادیانی کے دماغ کو پیش کرتے ہیں۔ ارسطو نے کہا تھا کہ اگر دریا کا پانی میٹھا ہو تو نہروں کا پانی بھی میٹھا ہوتا ہے اور اگر دریا کا پانی کڑوا ہو تو نہروں کا پانی بھی کڑوا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم نہروں اور ان سے نکلنے والی چھوٹی نہروں اور ان سے نکلنے والے نالوں اور ان سے نکلنے والی نالیوں کی بجائے' کفر و ارتداد کے قادیانی دریا کا متعفن اور کالا پانی چیک کرتے ہیں۔ لیجئے قادیانی دریا (مرزا قادیانی) سے نکالے گئے چند ڈول بطور مشاہدہ و تجربہ حاضر ہیں!

آگ :۔ "ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی اور ایک شخص نے دیکھا اور بتلایا اور آگ کو بجھا دیا۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۶ از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)
افیون کے کرشمے (ناقل)

جوتی کی دوات :۔ " ایک دفعہ فرمانے لگے میرے لئے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آتا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لئے بنا لیا" (الحکم ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء ص ۵ کالم نمبر ۲) جس کی دوات جوتا ہو۔ اس کی تحریر کتنی پاکیزہ ہو گی؟ (ناقل)

نمک اور چینی:۔ " بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا۔ تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔"
(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۴۴ مولفہ مرزا بشیر احمد۔ قادیانی)

ذہانت کے آثار بچپن سے ہی نمایاں ہونے شروع ہو گئے تھے! (ناقل)

انداز طعام:۔ " حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جب کھانا کھایا کرتے تھے تو بمشکل ایک پھلکا آپ کھاتے اور جب آپ اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورہ آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایسا کیوں کیا کرتے تھے مگر کئی دوست کہا کرتے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ روٹی کے ان ٹکڑوں میں سے کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں" (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۰۵ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

ہر قادیانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے روٹی اسی طرح کھائے تاکہ مہینے کا آٹا چار دنوں میں ختم ہو جائے۔ (ناقل)

جیب کی اینٹ:۔ " آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ (روڑا) ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ چبھتی' کئی دنوں ایسا ہوتا رہا۔ ایک دن آپ ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے اور پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا۔ جیب سے اینٹ نکال لی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں

میں اس سے کھیلوں گا۔" (حضرت مسیح کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص ۱۴)

پاگل ای اوے ۔ پاگل ای اوے (ناقل)

خوش خوراکی :۔ " بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کیساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں۔ کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہوگیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ جسوقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اسوقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔" (سیرت المھدی حصہ اول ص ۲۴۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

ہائے کاش ماں کہہ دیتی کہ جاؤ جا کر نیلے تھوتھے سے کھا لو اور مرزا قادیانی نیلا تھوتھا کھا کر ہلاک ہو جاتا تو لاکھوں لوگ مرتد ہونے سے بچ جاتے اور اسلام اور پیغمبرؐ اسلام کے بارے میں آج مرزا قادیانی کی ہرزا سرائی بھی موجود نہ ہوتی۔

یادداشت :۔ " بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا ایک دن حضرت صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لئے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لئے پہلے مخصوص کر لیا تھا۔ میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لیکر اسے دیکھا اور فرمایا کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا میں تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔ خان صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔" (سیرت المھدی حصہ اول ص ۲۴۵ مصنفہ مرزا بشیر

احمد قادیانی)

احمقوں کی کمی نہیں غالب
ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں
(ناقل)

ہنر مندی :۔ "ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا۔ اس لئے حضرت صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لیکر خود ذبح کرنے لگے۔ مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون گیا۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

واہ رے للو (ناقل)

خوش لباس :۔ "شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا۔ جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔ (اخبار الحکم قادیان جلد ۳۸ نمبر ۶ مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)
قادیانیو! سچ سچ بتاؤ اگر تمہارا بچہ اس طرح سر کو تیل لگا کر اپنے کپڑے برباد کر لے تو کیا تم اسے لعن طعن نہیں کروگے؟ اگر بچے کو لعن طعن کرو گے تو انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ مرزا پر بھی لعنت بھیج دو۔

فصاحت :۔ "حضرت مسیح موعود کو زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرمایا کرتے تھے" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)
کیا بات ہے۔ قادیانی نبوت کی فصاحت و بلاغت کی؟ (ناقل)

گھڑی اور وقت :۔ " بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ دی۔ حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔ زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہند سے یعنی عدد سے گن کر پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسہ گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ

اول ص ۱۶۲ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)
پانچویں جماعت کا بچہ گھڑی پر ایک نظر ڈالتے ہی وقت معلوم کر لیتا ہے لیکن انگریزی نبی کی علمیت اور ذہانت دیکھئے کہ پہلے چھوٹی سوئی کے لئے ہندسے گنتا ہے اور پھر بڑی سوئی کے لئے۔ پھر کہیں جا کر اسے وقت معلوم ہوتا ہے۔ (ناقل)

عقل کا نوحہ :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیتہً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔ اس طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

تم عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

(ناقل)

حاضر دماغی :۔ "بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

"ہت تیرے کی" (ناقل)

گڑ اور ڈھیلے :۔ " آپ کو (یعنی مرزا قادیانی) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے

تھے۔" (مرزا قادیانی کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ جلد اول ص ٦٧)

یہ بات ضرب المثل کی طرح مشہور ہے کہ مرزا قادیانی گڑ سے استنجا کر لیتا تھا اور وٹوانیاں منہ میں ڈال لیتا تھا۔ یہ عقل کا ماتم نہیں تو اور کیا ہے؟ (ناقل)

فیشن :۔ صدری گھر میں اکثر پہنے رہتے مگر کوٹ عموماً باہر جاتے وقت ہی پہنتے اور سردی کی زیادتی کے دنوں میں اوپر تلے دو دو کوٹ بھی پہنا کرتے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۷ مصنفہ مرزا بشیر الدین قادیانی)

" ور قلمے منہ " (ناقل)

پابندی وقت :۔ " گھڑی بھی آپ ضرور اپنے پاس رکھا کرتے مگر اسکے چابی دینے میں چونکہ اکثر ناغہ ہو جاتا۔ اس لئے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی اس لئے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیا کرتے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

؎ جس پہلو سے بھی دیکھو بے مثال ہے (ناقل)

ننگا پاؤں :۔ " ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا۔ مگر اس وقت تک انھیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا۔" (حیات النبی جلد اول ص ۵۸ مولفہ یعقوب علی قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ افیم کی کچھ زیادہ ہی مقدار کھالی ہو گئی (ناقل)

بٹن اور کاج :۔ " بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

پسند اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا (ناقل)

انوکھا انداز :۔ " بعض دفعہ دیکھا گیا کہ آپ صرف روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال

لیا کرتے تھے اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھوا دیا کرتے تاکہ لقمہ نمکین ہو جاوے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱ مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی)

تالیاں .... (ناقل)

کیا کھایا؟ :۔ "بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا۔ اور ہم نے کیا کھایا۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱ مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی)

"رب رسے تو مت کھسے" (ناقل)

جرابیں :۔ "چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنے رکھتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ٦٦ مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی)

اور نہاتے تو سارا سال ہی نہیں ہوں گے اور کتنی بدبو آتی ہو گی۔ اف (ناقل)

چابیاں :۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں میں نے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور آزار بند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۴۰ مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی)

قادیانی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی پہلے سوتی نالے استعمال کرتا تھا۔ لیکن جب ایک دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنے لگا تو بعض اوقات سوتی نالے کی گرہ کھولتے کھولتے پیشاب کپڑوں میں نکل جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے مرزا قادیانی نے پھر ریشمی آزار بند شروع کیا۔ تاکہ کھولنے میں آسانی رہے۔ پھر زیادہ سہولت کے لئے غرارہ استعمال کرنا شروع کیا۔ مرزا قادیانی جب چابیوں کا گچھا ازار بند کے ساتھ باندھ کر چلتا ہو گا تو چابیوں کے چھن چھن کے میوزک سے قادیانی مخلوق کو پتہ چل جاتا ہو گا کہ ہمارا گرو گھنٹال آ رہا ہے۔ ویسے اگر مرزا قادیانی جیسا مخبوط الحواس کہیں گم ہو جاتا ہو گا تو قادیانیوں کو ڈھونڈنے میں بڑی آسانی ہوتی ہو گی۔ (ناقل)

امامت :۔ "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز نہ پڑھا سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی

موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہروقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں۔ حضور نے فرمایا۔ حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں حضور۔ فرمایا پھر ہماری بھی ہو جائے گی آپ پڑھایئے۔"
(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۱۱ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

سنا ہے آج کل مرزا طاہر بھی ایسا ہی امام ہے (ناقل)

گم گم:۔ " قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت احمد علیہ السلام جب مقدمہ گورداسپور کے ایام میں عدالت کے انتظار میں لب سڑک گورداسپور میں گھنٹوں تشریف فرما رہتے تو بسااوقات لوگ خیال کرتے کہ آپ ان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مگر آپ کسی اور خیال میں مستغرق ہوتے تھے اور بعض اوقات مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی مجلس سے جدا ہوتے تھے" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۵۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

پلٹ تیرا دھیان کدھر ہے (ناقل)

بھاگ گیا:۔ "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں نماز ظہر یا عصر شروع ہو چکی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درمیان میں سے نماز توڑ کر کھڑکی کے راستہ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر وضو کر کے نماز میں آملے اور جو حصہ نماز کا رہ گیا تھا وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور بھول کر بے وضو آ گئے تھے یا رفع حاجت کے لئے گئے تھے۔"
(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۶۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

میرے خیال میں یا تو کپڑوں میں پیشاب نکل گیا ہو گا یا مرزا قادیانی نے سمجھا ہو گا کہ ڈاکیا کسی مرید کا منی آرڈر لے کر آیا ہے (ناقل)

تلاشی اور گدگدیاں:۔ " خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے مگر ان کے دماغ میں کچھ خلل تھا جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں ان کا یہ طریق ہو گیا تھا کہ حضرت صاحب کے جسم کو ٹٹولنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور

پریشانی کا باعث ہوتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

بلا تبصرہ.................(ناقل)

غرارہ :۔ " آخری ایام میں حضور ہمیشہ ایسے پاجامے پہنا کرتے تھے جو نیچے سے تنگ اوپر سے کھلے گھٹو دم طرز کے اور شرعی کہلاتے ہیں لیکن شروع میں ۹۵' ۱۸۹۴ء میں میں نے حضور کو بعض دفعہ غرارہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔" (ذکر حبیب ص ۳۹ از مفتی محمد صادق قادیانی)

کاش کوئی فوٹو گرافر غرارہ پہنے مرزا قادیانی کی تصویر لے لیتا اور ہم بھی قادیانی نبی کو اس کے من پسند لباس میں دیکھ لیتے۔ (ناقل)

تیل :۔ " ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں آپ کی لڑکی عصمت ہی صرف ایسی تھی جو قادیان سے باہر پیدا ہوئی اور باہر ہی فوت ہوئی۔ اس کی پیدائش انبالہ چھاؤنی کی تھی اور فوت وہ لدھیانہ میں ہوئی۔ اسے ہیضہ ہوا تھا۔ اس لڑکی کو شربت پینے کی عادت پڑ گئی تھی یعنی وہ شربت کو پسند کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے شربت کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ رات کو وہ اٹھتی تو کہتی۔ ابا شربت پینا ہے۔ آپ فوراً اٹھکر شربت بنا کر اسے پلا دیا کرتے تھے۔ ایک روز لدھیانہ میں اس نے اسی طرح رات کو اٹھ کر شربت مانگا۔ حضرت صاحب نے اسے شربت کی جگہ چنبیلی کا تیل پلا دیا۔ جس کی بوتل اتفاقاً" شربت کی بوتل کے پاس ہی پڑی ہوئی تھی۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۵۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس وقت سے لیکر آج تک مرزا قادیانی ہر قادیانی کے ساتھ یہی کام کرتا آ رہا ہے۔ یعنی پیشاب کی بوتل پر آب زمزم کا لیبل لگا کر تمام قادیانیوں کو پلا رہا ہے۔ (ناقل)

قادیانیو! یہ میں نے تمہاری کتابوں میں چند حوالے دیئے ہیں جو اپنی زبان سے پکار پکار کر تمہیں مرزا قادیانی کی دماغی حالت سے آشنا کر رہے ہیں۔

اے گم کردہ راہ لوگو! جو شخص پاگل خانے کا حقدار تھا تم نے اسے تخت نبوت پہ بٹھا دیا۔ جو کسی دفتر میں چپڑاسی رکھے جانے کے قابل نہیں تھا تم نے اسے نبی بنا لیا۔

ارتداد کے تپتے ہوئے صحرا میں بھٹکنے والو! ذرا آنکھوں سے تعصب و ہٹ دھرمی کی

دبیز پٹی اتار دو۔ حق کی آواز نہ سننے کے لئے کانوں میں ٹھونسی ہوئی روئی نکال دو اور سروں کو ایک زور دار جھٹکا دے کر دماغوں پر لگے ہوئے کفر کے زنگ آلود تالے توڑ دو اور پھر سوچو کہ جو شخص سیدھی اور الٹی جوتی میں پہچان نہ کر سکتا ہو۔ جس کی قمیض کو آگ لگی ہو اور اسے پتہ ہی نہ چلے اور لوگ آکر اس کی آگ بجھائیں۔ جو روٹی پر راکھ ڈال کر کھانے کے لئے بیٹھ جائے۔ جو نیچے والے کاج کا بٹن اوپر والے کاج میں اور اوپر والے کاج کا بٹن نیچے والے کاج میں لگا کر مٹرگشت کر رہا ہو۔ چلتے ہوئے جس کے پاؤں سے جوتا اتر جائے اور ایک لمبی مسافت طے کر جانے کے باوجود اسے پتہ ہی نہ چلے۔ جو اپنی بیمار بیٹی کو شربت اسہال کی جگہ چنبیلی کا تیل پلا دیتا ہو اور جو غرارہ پہن کر لوگوں کی محفل میں بیٹھتا ہو' جو گڑ کے ساتھ استنجا کرتا ہو اور وٹوانیاں کھاتا ہو۔ جس کے کوٹ کی جیب میں کئی دن بھاری اینٹ پڑی رہی ہو اور اسے پتہ ہی نہ چلے وغیرہم۔

قادیانیو! خدا را اب بتاؤ!

کیا مرزا فاتر العقل نہیں؟

کیا مرزا مخبوط الحواس نہیں؟

کیا مرزا کوڑھ دماغ نہیں؟

قادیانیو! نبوت عقل و دانش اور فہم و فراست کی معراج ہوتی ہے نبی اپنے وقت میں دنیا کا ذہین ترین انسان ہوتا ہے۔ اس کی ذات معصوم عن الخطا ہوتی ہے۔ زبان نبوت سے نکلنے والا ہر ہر لفظ کائنات میں علم و عرفان کی بارش برساتا ہے۔ نبی کائنات میں کسی انسان کا شاگرد نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف اللہ کا شاگرد ہوتا ہے۔ رب ذوالجلال خود اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ ہستی جس کی تعلیم و تربیت رب کائنات خود کرے وہ کیوں نہ کائنات کے لئے مینارہ نور بنے اور تم نے اس جاہل مطلق' فاتر العقل اور مخبوط الحواس کو نبی مان لیا جو ایک شریف انسان بھی کہلانے کا مستحق نہیں اور اس کا دامن دنیا کی ہر ہر برائی سے داغدار ہے۔

قفس ارتداد کے اسیرو! عقیدہ ختم نبوت کو بازیچہ اطفال نہ سمجھو' یہی وہ عقیدہ ہے جس پر تمہاری آئندہ آنے والی لامتناہی زندگی کا انحصار ہے۔ مرزا قادیانی کو نبی ماننا جرم عظیم ہے۔ جس کی سزا سدا جہنم کا عذاب ہے۔

اے باغیان ختم نبوت ! ہمارا کاروان زندگی بڑی تیزی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ لیل و نہار کی گردش بڑی سرعت سے جاری ہے۔ ہر گزرتا ہوا لمحہ ہمیں موت کے قریب کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہر دم ہمارے اور قبر کے درمیان فاصلہ کم ہوتا جا رہا ہے اور ہر گزرتا ہوا لمحہ ہمیں صدا دے رہا ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

زندگی کی ان تیزی سے گزرتی ہوئی گھڑیوں میں پتہ نہیں موت کی گھڑی کہاں چھپی بیٹھی ہے اور پتہ نہیں وہ گھڑی کب بجلی کی طرح کوندتی ہوئی آئے اور ہماری زندگی کا نشیمن جلا کر خاکستر کر دے۔ اس لئے کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر ختم نبوت پر ایمان لے آؤ۔

اللہ کے قرآن کو مانتے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو مانتے ہوئے

سورج سے بھی روشن ترین حقیقت اور سچائی کو مانتے ہوئے

وحدت امت کو مضبوط و توانا کرنے کے لئے

اپنے اہل و عیال اور اپنے آپ کو جہنم کی شعلہ زن آگ سے بچانے کے لئے!!!